عقائد:

شیعیت کا تاریخی پس منظر:

سیاسی تحریک یا اعتقادی نظام

علامہ محمد حسین طباطبائی

ترجمہ: الحاج سید احمد رضا رضوی ہلوری

شیعیت کا آغاز اور اس کی نشو و نما:

''شیعہ'' کا لفظ بعد کی اختراع نہیں بلکہ خود حضرت رسول خداؐ نے اپنی حیات ہی میں خانوادہ رسالت کے اول پیشوا علیؑ کے ماننے والوں کو شیعان علیؑ کہہ کر خطاب کیا۔ ابتدائے اسلام اور ارتقاء اسلام کے مابین پیغمبری کے ۲۳ سالہ دور میں اسلام کئی کیفیتوں سے گذرا۔ جس کے سبب رسولؐ کے ساتھیوں میں سے ایک گروہ بنام شیعہ منظر عام پر آیا۔

رسالت کے ابتدائی ایام میں آیت قرآن کے مطابق رسولؐ کو حکم ملا کہ اپنے قریبی رشتہ داروں کو دعوت حق دیں، تو انھوں نے صاف طور پر فرمایا کہ جو کوئی بھی ان کی نصرت کرنا قبول کرے گا، وہی میرا وصی اور خلیفہ ہوگا۔ حضرت علی علیہ السلام نے سب سے پہلے قدم بڑھایا۔ رسولؐ نے علیؑ کے وعدۂ نصرت حق کو تسلیم کیا اور اس طرح ایفائے وعدہ کیا۔ شیعی نقطہ نظر سے یہ غیر پسندیدہ لگتا ہے کہ تحریک کار ہنما اپنے کارنامے انجام دینے کے ابتدائی دنوں میں اجنبی لوگوں سے محض تکلفاً اپنے ایک ساتھی کا تعارف بحیثیت اپنے وارث اور نائب کے کرائے۔ اور غیر پسندیدہ لگتا ہے کہ ایسا رہنما کسی کو زندگی بھر دوسروں سے محض تکلفاً اسی انداز سے تعارف کراتا رہے۔

کئی متفقہ اور معتبر حدیثوں کے مطابق اسے پر زور انداز میں تسلیم کیا گیا ہے کہ حضرت علیؑ کے قول و فعل میں خطا اور گناہ کا امکان نہیں ہوتا تھا۔ جو کچھ وہ کہتے تھے یا کرتے تھے وہ سب تعلیمات

دین کے عین مطابق ہوتا تھا۔اور یہ کہ وہ انسانوں کے لئے اسلامی علم و عمل کا بہترین اسوہ تھے۔

عہد رسالت میں حضرت علیؑ نے بیش قیمت خدمات انجام دیں اور نمایاں قربانیاں پیش کیں۔ جب کفار مکہ نے رسولؐ کے قتل کا منصوبہ بنایا اور ان کے گھر کا محاصرہ کر لیا تو پیغمبرؐ اکرم نے مدینہ کی طرف ہجرت کرنے کا فیصلہ کیا۔ انھوں نے حضرت علیؑ سے کہا "تم میرے بستر پر رات میں سو رہو تاکہ وہ لوگ یہ سمجھیں کہ میں سو رہا ہوں اور اس طرح ان لوگوں کے تعاقب سے میں محفوظ ہو جاؤں گا۔ علیؑ نے اس خطرناک مہم کو خوشی خوشی قبول کر لیا۔ اس کا ذکر مختلف تواریخ اور احادیث کے مجموعات میں بار بار کیا گیا ہے۔ مکہ سے مدینہ کی ہجرت اسلامی ہجری کیلنڈر کی ابتدا سے موسوم ہے۔ حضرت علیؑ نے بدر، احد، خیبر، خندق اور حنین کی جنگوں میں اس طرح اسلام کو فتح دلائی کہ یہ کہنا پڑتا ہے کہ اگر علیؑ نہ ہوتے تو دشمنان اسلام مسلمانوں اور اسلام کو جڑ سے اکھاڑ پھینکتے۔

شیعوں کے لئے علیؑ کی ولایت کے جواز کی پختہ گواہی غدیر کے واقعہ سے ملتی ہے، جبکہ رسولؐ اکرم نے اپنے ماننے والوں کے عظیم مجمع میں امیر المومنین کی امانت اور خلافت کا اعلان کیا۔

حضرت علیؑ کی غیر معمولی خدمات اور اوصاف جن کا اعتراف ہر شخص کو تھا اور رسولؐ کی علیؑ سے بے پناہ محبت کی بنا پر کچھ اصحاب رسول حضرت علیؑ سے محبت کرنے لگے۔ وہ لوگ علیؑ کے پاس اکٹھا ہونے لگے۔ رفتہ رفتہ یہ گروہ شیعۂ علی کہلایا اور جیسا کہ ہم نے ذکر کیا خود حضرت رسول خداؐ نے یہ نام دیا۔ علیؑ کے شیعوں کا عقیدہ تھا کہ رسولؐ کی وفات کے بعد خلافت اور مذہبی اختیارات کے وارث حضرت علی ہیں یہ عقیدہ حضرت علیؑ کی عظیم شخصیت کارناموں اور ان کے رسولؐ مقبول کے ساتھ رشتہ کی بنا پر تھا۔

ثالثاً شیعی نقطہ نظر سے خلیفۂ رسول کے لئے عصمت اور افضلیت کی شرط ہے۔ اسلامی تعلیم، اور اصول شیعیت کے مطابق اسلامی معاشرہ کے سامنے سب سے اہم سوال اسلامی تعلیمات کی توضیح اور تشریح کا تھا۔ وضاحت کے بعد ہی ان تعلیمات کو معاشرہ میں عملی جامہ پہنایا جا سکتا تھا۔ تاکہ تمام لوگ بحیثیت انسان اپنے فرائض سے واقف ہو کر عمل کر سکیں، جس سے ان کی حقیقی فلاح ہو؟ مذہبی رہبری کا فرض ہے کہ معاشرہ میں مذہبی معاملات واحکامات کا نفاذ اس طرح کرے کہ کوئی شخص سوائے خدا کے کسی

دوسرے کی عبادت نہ کرے اور حتی الامکان انفرادی اور اجتماعی آزادی حاصل ہو۔ اور ذاتی اور سماجی انصاف سے فیضیاب ہو سکے۔

ان مقاصد کو وہی شخص پایۂ تکمیل تک پہونچا سکتا ہے جو معصوم ہو اور جس کو خدا نے غلطیوں سے محفوظ رکھا ہو۔ اگر خلیفۂ رسول معصوم نہ ہو تو اسلامی تعلیمات تحریف سے نہیں بچ سکتیں۔ جیسا کہ کچھ خاص دوسرے مذاہب میں دیکھا جاتا ہے خود غرض علم دانوں نے اپنی خواہش کے مطابق مذہب میں ترمیمات کر دیں۔ پیغمبرؐ نے امیر المومنین حضرت کے بارے میں تصدیق کی کہ علیؑ قرآن کے ساتھ ہے اور قرآن علیؑ کے ساتھ۔ اس کا مفہوم یہی تھا کہ صرف علیؑ ہی کی وہ شخصیت ہے جن کے ہاتھوں میں اسلام تحریف سے محفوظ رہے گا۔

شیعی نقطہ نظر یہ ہے کہ اگر قریش حضرت علیؑ کی خلافت تسلیم کرنے پر تیار نہیں تھے تب بھی مسلمانوں کی اکثریت کو وہی کرنا چاہیئے تھا جو حق تھا اور حق بات کے لئے اسی طرح صف آراء ہونا چاہئے تھا جیسا کہ وہ لوگ اس جماعت سے جنگ کے لئے تیار ہوئے جس نے مذہبی ٹیکس (زکوٰۃ) دینے سے انکار کر دیا تھا۔ اکثریت کو قریش کی مخالفت کے ڈر سے حق کی حفاظت سے منھ نہیں موڑنا چاہئے تھا۔

خلافت کے مسئلے میں شیعہ نقطہ نظر عوام کی رائے شماری کو معتبر نہیں سمجھتا چوں کہ خلافت ایک الٰہی منصب ہے، الٰہی صاحب منصب کو عوام کیسے چن سکتے ہیں۔ اس سے متفرق نتائج رونما ہونے کا اندیشہ ہے یعنی حکومت اسلام میں ممکنہ تخریب اور علم دین کی بربادی کا اندیشہ۔ بعد میں جو کچھ رونما ہوا اس سے تاریخ اسلام میں اس قسم کی پیشین گوئی کی تصدیق ہو گئی اور شیعہ نقطہ نظر صحیح ثابت ہو گیا۔

حکومت وقت نے ابتدا ہی سے حضرت علیؑ کے طرف داروں اور شیعوں کو سرکوب کیا اور شیعیت کو مضبوط نہ ہونے دیا گیا۔ امیر المومنین حضرت علیؑ نے اسلام کی فلاح و بہبود کے لئے موجود سیاسی نظام کے خلاف اقدام نہ کر کے خون خرابہ کو روک لیا۔ تاہم جنھوں نے مستحکم خلافت کی مخالفت کی تھی ان لوگوں نے خاص مذہبی عقائد میں اکثریت کے موقف کو تسلیم نہیں کیا۔

ابتدا میں ان لوگوں کی چھوٹی تعداد ہونے کے سبب ایسا محسوس ہوتا تھا کہ شیعیت بظاہر

اکثریت میں کھو گئی ہے حالانکہ مخفی طور پر خاندان رسالت سے علم حاصل کرتے اور لوگوں میں تبلیغ کا سلسلہ جاری رہا۔ اسی وقت اسلام کی طاقت کو برقرار رکھنے کے لئے اور اس کی حفاظت کے لئے شیعیت نے کبھی بقیہ اسلامی معاشرہ کے سامنے کوئی کھلی ہوئی مخالفت کا مظاہرہ نہیں کیا۔ بلکہ اسلامی مفاد میں ساتھ کام کیا اور عوامی معاملات میں شرکت کی۔ خود حضرت علی اسلامی نفاذ کے پیش نظر اکثریت کی رہنمائی فرماتے رہے۔

شیعیت کا عقیدہ ہے کہ اسلام کا الہامی قانون (شرع) جس کا خلاصہ کتاب اللہ میں پایا جاتا ہے اور رسولؐ پاک کی سنت میں، روز قیامت تک قائم رہے گا، نہ کبھی بدلا جاسکتا ہے اور نہ کبھی بدلا جائے گا۔ ایک حکومت جو اسلامی ہے وہ کبھی شرعی احکامات کی خلاف ورزی نہیں کرسکتی ہے۔ اسلامی حکومت کی قطعی ذمہ داری ہے کہ شرع کے احکام کے مطابق حسب تقاضۂ زمانہ فیصلہ کرے۔

شیعیت کی خصوصیت اسلام کی تعلیمات اور اصولوں کا بے کم و کاست نفاذ ہے۔ جمہور کا نقطہ نظر دوسرا تھا۔ مثال کے طور پر اصحاب رسولؐ مجتہد سمجھے جاتے تھے اور یہ عقیدہ تھا کہ اگر وہ اپنے کام میں کامیاب ہوتے ہیں تو خدا ان کو انعام دیتا ہے اور ناکامیاب ہوتے ہیں تو ان کو خدا معاف کردیتا ہے کہ یہ نظریہ رسولؐ پاک کی وفات کے ابتدائی ایام میں پھیلا۔ شیعیت کا نظریہ اس کے برخلاف ہے۔ جس کے مطابق اصحاب رسولؐ بھی عام مسلمانوں کی طرح اپنے اعمال کے لئے خدا کے سامنے جوابدہ ہیں جیسا کہ شریعت اسلام کہتی ہے اسلامی اصول کے نفاذ میں ڈھیل کی ایک مثال خالد بن ولید کے ذریعہ مالک ابن نویرہ کا قتل ہے جو ایک بڑا جرم تھا لیکن خالد کو کوئی سزا نہیں دی گئی اس لئے کہ وہ بڑے سپہ سالار تھے۔ اس واقعہ کے بارے میں شیعوں کا اعتراض ہے کہ خالد کو غلط رعایت دی گئی تھی۔

اس طرح شیعیت کی ابتدا محض سیاسی تحریک کے طور پر نہیں بلکہ ایک اعتقادی مکتب اور نظام کے طور پر ہوئی۔ "شیعیت" اسلام سے الگ کچھ نہیں بلکہ اسلام کی حقیقی تعلیمات کے دفاع کی تحریک کا نام ہے۔

☆☆☆☆☆